

کتاب الصوم (روزوں کا بیان):

روزے کی فضیلت:

نماز کے بعد دوسرا اہم رکن روزہ ہے، صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑنے کا نام روزہ ہے، روزہ کو عربی میں صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں روزہ کی بہت فضیلت آئی ہے۔ رمضان شریف کے روزے رکھنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
(۱۸۳) (002:183)

مومنو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پر ہیزگار بنو۔

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۗ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (۱۸۴) (002:184)

(روزوں کے دن) گنتی کے چند روز ہیں۔ توجو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں روزوں کا شمار کر لے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھیں (لیکن رکھیں نہیں) وہ روزے کے بدلے محتاج کو کھانا کھلا دیں۔ (یہ آیت اگلی آیت سے ملصوق ہے) اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے۔ اور اگر سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ بُدَىٰ لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْقُرْآنِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَ مَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۚ وَ لَتَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لَتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا بَدَأَكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (۱۸۵)

(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اول اول) نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدایت کی کھلی نشانیاں ہیں اور جو (حق و باطل کو) الگ الگ کرنے والا ہے تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کر لے۔ خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔ اور (یہ آسانی کا حکم) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کر لو اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر کرو (002:185)

احادیث:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ داروں کے واسطے دسترخوان چُنا جائے گا وہ لوگ اس پر کھانا کھائیں گے، اور سب لوگ ابھی اپنے حساب ہی میں لگے ہوں گے۔ اسپر وہ لوگ کہیں گے یہ لوگ کیسے ہیں کہ کھانا کھاپی رہے ہیں اور ہم ابھی حساب ہی میں پھنسے ہوئے ہیں، ان کو جواب ملے گا کہ یہ لوگ روزہ رکھا کرتے تھے اور تم روزے نہ رکھتے تھے۔ اور یہ لوگ نماز (تراویح) پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک خطبہ دیا اس میں آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مہینہ کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں، اور اس کی راتوں میں بارگاہ الہی میں کھڑے ہونے (یعنی نماز تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے (جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے)۔ جو شخص اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو

دوسرے زمانہ کے فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا۔ اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانے کے ستر فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس مہینہ ممن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے افطار کرایا تو اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی کا ذریعہ ہو گا۔ اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔

آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہے (تو کیا غر با اس ثواب سے محروم رہیں گے؟) آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر پانی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرا دے۔ (رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔

(اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا) اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت اور درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اور جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام و خادم کے کام کو ہلکا کر دے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ اور اسے دوزخ سے رہائی دے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی امید کے ساتھ رکھے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور ایسے ہی جو لوگ ایمان اور ثواب کی امید کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح و تہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور اسی طرح جو لوگ شب قدر میں ایمان و ثواب کی نیت کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)۔

روزے کی اقسام:

فرض معین: رمضان کے روزے (یعنی ہر سال صرف رمضان) میں ادا کیے جاتے ہیں۔

فرض غیر معین: رمضان کے قضا روزے پورے سال سوائے عیدین کے کبھی بھی رکھے جاسکتے ہیں۔

واجب: نذریا منت کے روزے۔

سنت و مستحب: وہ ایام جن میں حضور ﷺ سے روزے رکھنا، ترغیب دینا ثابت ہے۔ مثلاً عاشوراء کے روزے، یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ، ایام بیض (ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ) کے روزے، شوال کے چھ روزے، شعبان کی پندرہویں تاریخ کا روزہ، جمعہ اور پیر اور جمعرات کا روزہ وغیرہ۔

حرام روزے: سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں: عید الفطر، عید الاضحیٰ، ایام تشریق (گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ) کے دن روزے رکھنا حرام ہے۔

رمضان کے روزے کے احکام:

ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اور انکی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر شرعی چھوڑنے والا فاسق اور گناہ گار ہے۔ اور اس کے اوپر قضا لازم ہے۔ وہ عذر شرعی جن میں روزے چھوڑنا جائز ہیں درج ذیل ہیں: ۱۔ سفر۔ البتہ اگر سفر میں روزے رکھنا بہت مشکل نہ ہو تو روزے رکھنا افضل ہے۔

۲۔ ایسی بیماری جس میں روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو یا اس سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔ اگر کوئی بیہوش ہو جائے تو جس دن رات بیہوش رہا اس دن کی قضا نہ کرے۔ تاہم اگر پورے رمضان بیہوش رہا تو پھر پورے رمضان کی قضا کرے۔ اگر کوئی شخص پاگل ہو گیا تو صحیح ہونے کے بعد روزوں کی قضا نہیں ہے۔

۳۔ بہت بوڑھا ہو جانا۔

۴۔ حاملہ ہونا۔ جبکہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا خوف ہو۔

۵۔ دودھ پلانا۔ جبکہ دودھ پلانے والی کو یا بچہ کو نقصان پہنچنے کا امکان ہو۔

۶۔ روزے سے اس قدر بھوک یا پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکلنے کا اندیشہ ہو۔

۷۔ حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

اگر یہ عذر شرعی دن کے درمیان مثلاً صبح یا دوپہر کو دور ہو گئے مثلاً حیض سے عورت پاک ہو گئی تو دن کے باقی حصے میں روزہ داروں کی طرح کچھ نہ کھائے پیئے۔

اچانک اگر ایسی سخت بیماری پیش آگئی کہ اسمیں بھوک پیاس یا دوانہ کھانے سے ہلاک ہو جانے کا خوف ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے، بعد میں صرف قضا کرے، کفارہ واجب نہیں ہے۔

روزہ کی نیت:

رمضان، نذرِ معین، سنت اور نفل روزوں کی نیت رات سے لے کر روزہ کے نصف دن تک کر سکتے ہیں۔ نیت دل سے روزہ کے ارادہ کا نام ہے تاہم زبان سے روزہ کی نیت کے لئے درج ذیل الفاظ کہنا افضل ہے:

بِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ترجمہ: میں رمضان کے دن کے روزہ کی نیت کرتا ہوں۔

روزہ توڑنے والے کام:

۱۔ روزہ کی حالت میں کھانا پینا، البتہ اگر کوئی شخص بھولے سے کھاپی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ منہ میں دانتوں کے درمیان غذا کا کوئی حصہ اگر چنے کے دانہ سے چھوٹا اگر نکل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۲۔ روزہ کی حالت میں جماع کرنا۔

اگر رمضان کے مہینے میں روزہ توڑنے سے کفارہ اور روزہ کی قضا دونوں واجب ہوتی ہیں۔ البتہ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں روزہ توڑ دے تو صرف قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔

روزے کا کفارہ اور فدیہ: رمضان کا روزہ توڑنے پر دو مہینے لگاتار روزے رکھنا کفارہ کہلاتا ہے، لگاتار رکھنا ضروری ہے اگر بیچ میں چھوٹ گئے تو از سر نو رکھے۔ البتہ اگر کسی شخص میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو روزہ کا فدیہ ادا کرے اور فدیہ یہ ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو ایک دفعہ یا ایک مسکین کو ساٹھ دن تک صدقہ فطر کے برابر کھانا کھلا دے، یا اس مقدار میں اسے گندم یا اسکی قیمت دیدے۔ اگر زندگی میں فدیہ ادا نہ کر سکے تو وصیت کرے تاکہ ورثا اس کے مال وراثت کے ایک تہائی مال تک سے فدیہ ادا کر دیں۔ ایک تہائی مال سے زائد اگر کوئی وارث اپنے حصے سے از خود ادا کر دے تو جائز ہے۔

روزے کے مستحبات:

۱۔ سحری کھانا

۲۔ رات سے نیت کرنا

۳۔ افطار میں جلدی کرنا

۴۔ کھجور یا پانی سے افطار کرنا

روزے کے مکروہات:

۱۔ کوئی بھی ناجائز کام مثلاً غیبت وغیرہ سے روزے میں خاص طور سے زیادہ پرہیز کرنا چاہیے، ورنہ روزہ صرف فاقہ بن جاتا ہے۔ اسکی روح اور فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

۲۔ گوند وغیرہ چبانا۔

۳۔ کوئی چیز چکھنا۔

۴۔ کلی یا ناک میں ضرورت سے زائد پانی ڈالنا

۵۔ منجن یا ٹوٹھ پیسٹ کرنا

افطار کی دُعا:

اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ عَلَيَّ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا، اور آپ پر ایمان لایا اور آپ پر بھروسہ کیا اور آپ کے رزق پر افطار کیا۔

تراویح:

تراویح کی بیس رکعات سنت موکدہ ہیں۔ اس میں دو دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر

وقفہ کرے۔ پورے رمضان میں ایک قرآن پاک ختم کرنا مسنون ہے۔

اعتکاف:

رمضان کے آخری دس دن میں اعتکاف کرنا حضور ﷺ کی سنت موکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی اگر محلے کے چند لوگ بھی اعتکاف کر لیں تو سب کو اس کا ثواب مل جائے گا۔ ایک حدیث کے مطابق جس نے رمضان میں دس دن اعتکاف کیا اسے دو حج اور دو عمروں کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اسے شبِ قدر کا ثواب بھی مل جائے گا۔

دس دن کا مسجد میں اعتکاف مسنون ہے اور اس سے کم نفل ہے۔ عورت کے لیے اپنے مکان میں کسی جگہ یا کمرے میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔ اعتکاف میں قرآن کی تلاوت و ذکر کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر اعتکاف میں آدمی گناہ سے بچے اور راتیں سو کر بھی گزار دے تب بھی ثواب سے محروم نہیں رہے گا۔ اعتکاف میں خاموش رہنا ضروری نہیں ہے۔ اعتکاف میں قضائے حاجت اور واجب غسل کی ادائیگی کے لیے مسجد سے باہر جاسکتے ہیں۔

اعتکاف کے فائدے:

- ۱۔ اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف کر دیتا ہے۔
- ۲۔ دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔
- ۳۔ اعتکاف کی حالت میں اسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے، کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ اعتکاف کرنے والا ہر وقت نماز اور جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے۔
- ۴۔ اعتکاف کی حالت میں بندہ فرشتوں کے مشابہ ہوتا ہے کہ ہر وقت تسبیح و ذکر میں مشغول رہتا ہے۔
- ۵۔ مسجد چونکہ اللہ کا گھر ہے اس لیے اس میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرا ہوا شخص اللہ کا مہمان ہے۔

شبِ قدر:

رمضان کی آخری دس راتوں میں ایک رات شب قدر ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں ایک پوری سورت اس کے بارے میں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (۱)
(097:001)

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنے شروع) کیا

وَمَا اَدْرِکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ (۲)
(097:002)

اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟

لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (۳)
(097:003)

شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے

تَنْزِیْلُ الْمَلٰٓئِکَةِ وَ الرُّوْحِ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۗ مِنْ کُلِّ اَمْرِ (۴)
(097:004)

اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے (انتظام) کے لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں

سَلٰمٌ ۙ بِیْ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ٪ (۵)
(097:005)

(یہ رات) طلوع صبح تک (امان اور) سلامتی ہے

شب قدر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم لوح محفوظ سے آسمان دنیا تک نازل فرمایا اس کے بعد آسمان دنیا سے اس دنیا تک مختلف زمانوں میں قرآن نازل ہوتا رہا۔ اسی لیے اس رات کی بڑی فضیلت ہے۔ ایک رات عبادت کی فضیلت ایک ہزار ماہ یعنی تقریباً اسی سال کے برابر ہے۔ لہذا رمضان کی آخری دس راتوں میں اور خصوصاً طاق راتوں میں شب قدر کے امکان کے پیش نظر عبادت اور ذکر و دعا وغیرہ میں مشغول رہنا چاہیے۔

صدقہ فطر:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا، دو مہد (تقریباً دو سیر) گیہوں کے یا اس کے سوا ایک صاع (ساڑھے تین سیر سے زیادہ غلہ کا اور صدقہ فطر نماز عید کو جانے سے قبل دینا چاہیے۔